امام الوقت رضا بہ زبانِ طارق

سید صابر حسین شاہ بخاری قادری

رضا اکیڈمی رجسٹرڈ لاہور
(پاکستان)

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

چودھویں صدی ہجری

کے عظیم عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم الشاہ امام احمد رضا خان بریلوی
رحمہ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ اعظم شیخ الاسلام والمسلمین حضرت الحاج
شیخ ضیاء الدین احمد مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ کی حیاتِ مبارکہ
پر ایک مستند اور جامع دستاویز

ضیائے مدینہ

کتبہ سیالوی

مرتبہ

حافظ محمد طاہر رضا قادری زیدمجدہٗ

نہایت خوبصورت ڈائی دار جلد ——— صفحات ۶۵۶

رضا دار الاشاعت لاہور پاکستان

Marfat.com

سلسلہ کتب نمبر — ۱۲۷

امام الوقت رضا

بہ زبانِ طارق

سید صابر حسین شاہ بخاری قادری

رضا اکیڈیمی لاہور

بذریعہ ڈاک طلب کرنے والے حضرات پانچ روپے کے ٹکٹ ارسال کریں!

Marfat.com

انتساب

بنام

رئیس المترجمین، استاذ الاساتذہ، ادیب شہیر، محقق بے نظیر، شمس ہدایت، رونق علم و ادب، حضرت علامہ شمس الحسن شمس صدیقی بریلوی

دامت برکاتہم العالیہ

(سابق صدر شعبہ فارسی دار العلوم منظر اسلام بریلی شریف)

ناز کرتا ہے زمانہ تیری ہر تحریر پر
تو ہے وہ فخر زمن شمس الحسن شمس الحسن
(خوشتر صدیقی)

صابر حسین شاہ بخاری

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حسن ترتیب

انتساب

تاریخ گوئی کا مرد افگن

کلمہ آغاز

مادہ ہائے سال ولادت رضا

مادہ ہائے متفرقات

مادہ ہائے سال وصال رضا

مادہ ہائے قیام پاکستان

حرف آخر

قطعہ تاریخ

Marfat.com

تاریخ گوئی کا مرد افگن

(رشحات قلم، معروف تاریخ گو جناب صابر براری۔ کراچی)

عصر حاضر کے معروف شاعر جناب طارق سلطانپوری اپنے خون جگر سے گلشن ادب کی آبیاری کر رہے ہیں، ان کی شخصیت قابل قدر ہے۔ ان کا سینہ عشق رسالت (ﷺ) اور بزرگان دین کی محبت سے مالا مال ہے۔ مجھے ان سے ملاقات کی سعادت حاصل ہوئی ہے اور میں نے محسوس کیا ہے کہ موصوف مخلص، پردرد، نیک نفس اور سچے انسان ہیں اور محنت و مطالعہ کے دلدادہ بھی۔ ان کی بیشتر تصانیف مثلاً علائق بخشش، چادر بخشش، تاریخ راج، رباب تاریخ، باران رحمت، برہان رحمت، چادر رحمت وغیرہ طباعت کی منتظر ہیں۔ انھیں نعت گوئی، تضمین نگاری کے علاوہ تاریخ گوئی میں بھی ید طولی حاصل ہے۔ ان پر مادہ تاریخ کی بارش ہوتی رہتی ہے۔ اس لیے انھیں اس میدان کا مرد افگن کہنا بے جا نہ ہو گا۔

اس وقت جناب طارق سلطانپوری کی تازہ تصنیف "رضا بہ زبان طارق" میرے پیش نظر ہے جسے محترم سید صابر حسین شاہ بخاری قادری نے ترتیب دیا ہے اور یہ تصنیف عاشق رسول امام اہل سنت اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی قدس سرہ کے حیات مبارکہ کے چیدہ چیدہ واقعات پر مشتمل ہے۔ اس کی ایک خاص نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ طارق سلطانپوری نے اس عاشق رسول (ﷺ) کو خراج عقیدت پیش کرنے کا سب سے جدا انداز

Marfat.com

اختیار کیا ہے۔ ان کی حیات مبارکہ کے واقعات پر سیکڑوں تاریخ مادے (منثور) نکال کر اپنی طبیعت کے جوہر دکھائے ہیں اور جدید نسل پر احسان کیا ہے۔

اعلیٰ حضرت کی ولادت مبارکہ، القاب و آداب، ختم قرآن مجید کی تقریب، فتویٰ نویسی کا آغاز، حضرت سیدنا شاہ آل رسول مارہروی سے اجازت و خلافت، دارالعلوم منظر اسلام کا قیام، جماعت رضائے مصطفیٰ کی تاسیس، کنز الایمان ترجمہ القرآن کا آغاز۔ فتاویٰ رضویہ کی طباعت، اعلیٰ حضرت کے پہلے حج کی سعادت، ۱۹۰۶ء میں اعلیٰ حضرت کی کراچی تشریف آوری، اعلیٰ حضرت کے جد امجد اور والد ماجد اور صاحبزادگان کی ولادت و وفات اور اعلحضرت کے وصال غرض دیگر مواقع کے سیکڑوں تاریخ مادے نکال کر ان واقعات کو زندہ جاوید بنا دیا ہے۔

اعلیٰ حضرت و خانوادہ اعلیٰ حضرت سے عقیدت و محبت کے پھول نچھاور کر کے ایک سچا عاشق رسول (ﷺ) اور جاں نثار اعلیٰ حضرت ہونے کا ثبوت فراہم کر دیا ہے۔

تاریخ گوئی کا فن تاریخ ادب کا ایک حصہ ہے لیکن یہ فن خاصا مشکل اور محنت طلب ہے۔ علم و ادب سے ذوق رکھنے والے جانتے ہیں کہ اس میں کتنی دماغ سوزی اور کس قدر ذہنی کاوش کرنی پڑتی ہے۔ اس میں بڑے صبر و تحمل کی ضرورت ہے۔ صنعت تاریخ گوئی میں بہ اعتبار کلام تاریخ کی دو قسمیں ہیں۔ ○ ۱۔ منثور۔ ○ ۲۔ منظوم۔ طارق سلطانپوری نے دونوں اقسام میں تاریخیں لکھی ہیں۔ ان کی تحریر کردہ منظوم قطعات تاریخ بھی میری نظر سے گزری ہیں لیکن زیر نظر مجموعے میں صرف تاریخ منثور ہی شامل کی گئی ہیں۔ مزید منظوم قطعات تاریخ بھی شامل کئے جاتے تو اس کی ادبیت میں چار چاند لگ جاتے۔ بہرحال یہ تاریخی مادے دل کی گہرائیوں سے نکالے گئے ہیں۔ ان کی اس

Marfat.com

محنت شاقہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ ان کی اعلیٰ حضرت محدث بریلوی سے عقیدت کتنی مضبوط بنیادوں پر قائم ہے۔

یہ تصنیف اپنے موضوع پر بالکل اچھوتی ہے اور علم و ادب سے ذوق رکھنے والوں کے لئے بالخصوص امام احمد رضا کے معتقدین کے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔ امید ہے کہ اسے قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھا جائے گا۔ میں جناب طارق سلطانپوری کو ان کی اس مستحسن کاوش پر دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

صابر براری (۵/۱/۹۷) کراچی

Marfat.com

کلمہ آغاز

ثبت لوح وقت پر اس کی جلالت کے نقوش
آج بھی لاکھوں دلوں پر حکمراں احمد رضا (طارق سلطانپوری)

اگر کوئی انصاف پسند مورخ چودھویں صدی کے جامع الصفات علماء و مشائخ اور ادباء و شعراء کا ایک جامع تذکرہ مرتب کرے تو ان باکمال شخصیات میں فخر ملت اعلیٰ حضرت عظیم المرتبت امام احمد رضا محدث بریلوی قادری علیہ الرحمتہ کا اسم گرامی نمایاں طور پر ضرور سامنے آئے گا۔

یوں تو آپ کی شخصیت منفرد و نمایاں اور ہمہ گیر ہے ہی اور حیات رضا کا ہر پہلو ہی بحر بیکراں ہے۔ مگر آپ کی حیات کے ایک پہلو کو خاص طور پر شہرت عام اور بقائے دوام حاصل ہے۔ وہ ہے عشق رسول (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کا پہلو۔ یہی وجہ ہے جب بھی آپ کا نام لیا جائے تو "عاشق رسول (ﷺ)" کا لاحقہ بھی زبان پر بے ساختہ آجاتا ہے۔ تحریک فروغ عشق رسول (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کے سلسلے میں آپ کی گراں قدر خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ پاک و ہند میں آپ ایک عاشق رسول (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) ہی کی حیثیت سے جانے پہچانے جاتے ہیں۔

اسی عشق رسول (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کی نسبت سے آج فکر رضا کی مہک ہر جانب چھائی ہوئی نظر آتی ہے۔ ارباب علم و دانش اس عظیم عاشق رسول (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کو خراج عقیدت پیش کرنا اپنی سعادت سمجھتے ہیں۔ علماء، صوفیا، ادباء، شعراء کی کثیر جماعتیں اس "عبد مصطفیٰ (ﷺ)" سے

Marfat.com

متاثر ہیں۔ ان کے تاثرات و جذبات اور مقالات پر مشتمل کتابیں منظر عام پر آ چکی ہیں۔ یہاں چند کتابوں کے نام ملاحظہ کرتے چلیں:۔

○ ۱۔ عبدالنبی کوکب' قاضی: مقالات یوم رضا۔ تین حصے۔ مطبوعہ لاہور

○ ۲۔ محمد مقبول احمد قادری: پیغامات یوم رضا۔ مطبوعہ لاہور

○ ۳۔ محمد مرید احمد چشتی: جہان رضا۔ مطبوعہ لاہور

○ ۴۔ محمد مرید احمد چشتی: خیابان رضا۔ مطبوعہ لاہور

○ ۵۔ خواجہ اشرف انجم نظامی: امام احمد رضا دانشوروں کی نظر میں۔ مطبوعہ لاہور

○ ۶۔ یسین اختر مصباحی' مولانا: امام احمد رضا ارباب علم و دانش کی نظر میں۔ مطبوعہ کراچی

جس نے بھی "پیغام رضا" سنا' پڑھا' وہ آپ سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔

عصر حاضر کے معروف نعت گو جناب عبدالقیوم سلطانپوری تک جب "پیغام رضا" پہنچا تو آپ بھی اس عظیم عاشق رسول (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ آپ بریلی سے کوسوں میل دور سلطان پور (اٹک) میں "محبت رضا" کا نقش دل میں جمائے "نغمات رضا" کو عام کرنے میں مصروف ہیں۔ نعت گوئی میں بھی آپ نے کسی سے شرف تلمذ حاصل نہیں کیا' خود فرماتے ہیں:۔

یہ سب حدائق بخشش کا فیض ہے طارقؔ
حبیب پاک کے مدحت نگار ہم بھی ہیں

ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں:

Marfat.com

آداب ثنائے شاہ امم (ﷺ) سیکھے ہیں حدائق بخشش سے
جتنا سمجھا جو کچھ جانا طارق فیضان رضا جانا

جناب طارق سلطانپوری کو صاحب حدائق بخشش "امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمتہ" سے جو والہانہ عقیدت و محبت ہے وہ آپ کے کلام سے بھی ظاہر ہے۔ آپ کی نعتوں میں "رنگ رضا" غالب نظر آتا ہے' پھر آپ کی اکثر نعتیں بھی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمتہ کی زمینوں' ردیف و قوافی میں ہیں۔

"سلام رضا" پر بہت سی تضمینیں لکھی گئی ہیں اور ہر ایک تضمین نگار نے خوب محنت سے کام کیا ہے۔ ہر ایک کی کوشش قابل صد ستائش ہے۔ لیکن میرے ممدوح جناب طارق سلطانپوری نے یکے بعد دیگرے سلام رضا پر دو تضمینیں "باران رحمت" اور "برہان رحمت" لکھ کر دنیائے رضویات میں ایک ریکارڈ قائم کرلیا ہے۔ دونوں تضمینیں اپنی مثال آپ ہیں۔ اگر ان تضمینوں کے محاسن دیکھنے ہوں تو راقم کے مندرجہ ذیل مقالات پڑھئے:۔

○ ۱۔ "امام احمد رضا محدث بریلوی کی بارگاہ میں طارق سلطانپوری کا خراج عقیدت مطبوعہ رضا اکیڈمی لاہور۔

○ ۲۔ "سلام رضا پر طارق رضا کی تضمین ثانی" مطبوعہ رضا اکیڈمی لاہور

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ فن تاریخ گوئی میں بھی بحر العلوم امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمتہ کا کوئی ثانی نظر نہیں آتا۔ بے شک آپ اس فن کے بھی امام ثابت ہوئے ہیں۔ ملک العلماء محمد ظفر الدین بہاری علیہ الرحمتہ (خلیفہ اعلیٰ حضرت) لکھتے ہیں:۔

"انسان جتنی دیر میں کوئی مفہوم لفظوں میں ادا کرتا ہے' اعلیٰ

Marfat.com

حضرت اتنی ہی دیر میں بے تکلف تاریخی مادے اور جملے فرمایا کرتے تھے"۔

(حیات اعلیٰ حضرت ج ۱ مطبوعہ کراچی ص ۱۴۱)

اعلیٰ حضرت محدث بریلوی علیہ الرحمتہ کی تقریبا" تمام تصانیف کے تاریخی نام بھی ایسے باکمال ہیں کہ نام پڑھتے ہی کتاب کا نفس مضمون اور مصنف کا موقف بھی واضح ہو جاتا ہے' اپنی تصانیف کے علاوہ ممتاز علماء کرام کی تصانیف اور وصال وغیرہ پر آپ کے حیرت انگیز تاریخی مادے اہل ایمان کے دماغوں کو فرحت اور ایمانوں کو جلا بخش رہے ہیں۔

(تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری' علامہ: اعلیٰ حضرت ی تاریخ گوئی مطبوعہ لاہور)

بنظر غائر اعلیٰ حضرت محدث بریلوی علیہ الرحمتہ کے جس پہلو کو بھی لیا جائے آپ علم و فضل کی بلندیوں پر فائز نظر آتے ہیں۔ دنیائے علم و ادب کی ممتاز شخصیات نے اپنے اپنے انداز میں اس عاشق رسول (ﷺ) پر لکھنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ ہر ایک نے خوب لکھا ہے اور بعض نے تو لکھنے کا حق ادا کر دیا ہے۔ تمام کی کاوشیں قابل تحسین ہیں۔ لیکن ابھی تک تاریخ گوئی کی روشنی میں کسی نے بھی "حیات رضا" کا جائزہ نہیں لیا۔ ظاہر ہے تاریخ گوئی ایک نہایت ہی مشکل فن ہے' کسی قادر الکلام شاعر نے بھی اس طرف کوئی خاص توجہ نہ دی۔ ایک عرصہ سے یہ ضرورت نہایت شدت سے محسوس کی جا رہی تھی کہ اگر کوئی تاریخ گو علم الاعداد کی روشنی میں "حیات رضا" کا جائزہ لے تو کئی انکشافات خودبخود سامنے آ جائیں گے۔ چنانچہ اس تشنہ پہلو کو پورا کرنے کی سعادت میرے ممدوح جناب طارق سلطانپوری کے حصے میں آئی۔ فن تاریخ گوئی

Marfat.com

میں بھی آپ کسی کے شاگرد نہیں بلکہ اسے بھی "فیض رضا" ہی تصور فرماتے ہیں۔ آپ نے عصر حاضر میں تاریخی مادوں کے انبار لگا کر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمتہ کی اس روایت کو زندہ و تابندہ بنا دیا ہے' اگرچہ یہ فن آج کل قدرے معدوم ہوتا جا رہا ہے مگر طارق رضا جیسے تاریخ گو ابھی نظر آ رہے ہیں۔ ان کے علاوہ اس فن میں مہارت رکھنے والوں میں ابوطاہر فدا حسین فدا' شوکت الہ آبادی' علامہ ابراہیم خوشتر صدیقی علامہ قمر یزدانی' صابر براری اور سید عارف محمود مہجور رضوی بھی قابل ذکر ہیں۔ یہ سب ہی ہمارا قیمتی سرمایہ ہیں۔ ان کی سلامت باکرامت کے لئے بھی ہمیشہ دعاگو رہیں۔

طارق رضا نے نہایت محنت اور جگر سوزی سے تاریخی مادے تیار کیے ہیں۔ ہر مادہ میں خون جگر جھلکتا ہوا دکھائی دے رہا ہے' یہ مادے گویا ایسے گلہائے رنگا رنگ ہیں کہ ہر ایک مادہ میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمتہ کے کسی نہ کسی وصف کو بھی اجاگر کر دیا گیا ہے۔ یہ ایسے ایمان افروز اور لاجواب تاریخی مادے ہیں کہ ان کو بار بار پڑھا جائے تو ایک عجیب قسم کا کیف و سرور ملتا ہے۔

راقم پورے وثوق سے کہتا ہے کہ اعلیٰ حضرت محدث بریلوی علیہ الرحمتہ کے بارے میں اتنے زیادہ مادے نکالنے کی سعادت آج تک کسی نے حاصل نہیں کی۔ بلکہ اس اچھوتے اور نرالے موضوع پر یہ "حرف اول اور آخر" ثابت ہوں گے۔ ان شاء اللہ ان مادوں پر سیر حاصل بحث کے لئے اس فن کا ماہر ہی عہدہ برا ہو سکتا ہے۔

جناب طارق سلطانپوری بحر عرفان و بصیرت کی گہری تہوں سے یہ انمول اور قیمتی موتی نکال نکال کر راقم کو عنایت فرماتے رہے۔ راقم ان نادر و نایاب

Marfat.com

موتیوں کو وصول کرتا اور ڈائری میں جمع کرتا رہا۔ اب ان کی تعداد کافی زیادہ ہو گئی ہے۔ جی چاہتا ہے کہ ان کو کسی نہ کسی طرح دنیائے رضویات تک پہنچاؤں۔ لیجئے اب میں ان کو نہایت ہی سلیقہ اور ترتیب کے ساتھ ایک خوبصورت گلدستے کی صورت میں "محبان رضا" کی خدمت میں حاضر کرنے کی سعادت سے بہرہ مند ہو رہا ہوں۔ گر قبول افتدز ہے عزو شرف۔

احقر العباد

سید صابر حسین شاہ بخاری قادری

Marfat.com

مادہ ہائے سال ولادت رضا

عاشق رسول امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمتہ کی تاریخ ولادت سن ہجری کے مطابق ۱۰ شوال المکرم ۱۲۷۲ھ اور سن عیسوی کے حساب سے ۱۴ جون ۱۸۵۶ء ہے۔ پیدائشی نام "محمد" اور تاریخی نام "المختار" (۱۲۷۲ھ) تجویز ہوا۔ بعد میں اعلیٰ حضرت محدث بریلوی علیہ الرحمتہ نے خود قرآن کریم کی درج ذیل آیت سے اپنی تاریخ ولادت نکالی۔

اولئک کتب فی قلوبھم الایمان و ایدھم بروح منہ

۱۲۷۲ ---------- ھ ---------- ۱۲

"یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان نقش فرمایا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی"۔

عاشق رضا طارق سلطانپوری نے آپ کی تاریخ ولادت (بحساب سن ہجری) کے مادے یوں استخراج فرمائے ہیں:۔

"ندرت تحقیق" (۱۲۷۲ھ)	"رضا نقیب مدینہ" (۱۲۷۲ھ)
"اک مسلمہ ریاضی دان" (۱۲۷۲ھ)	"نسیم باغ مدینہ" (۱۲۷۲ھ)
"نایاب ذکاوت طبع" (۱۲۷۲ھ)	"شاعر خاص ہدا" (۱۲۷۲ھ)
"ترجمان ملت حق" (۱۲۷۲ھ)	"نوید بخشش" (۱۲۷۲ھ)
"رضا کار حبیب پاک" (۱۲۷۲ھ)	"پیک رضا مصطفیٰ" (۱۲۷۲ھ)
"آسمان مناقب و مفاخر" (۱۲۷۲ھ)	"چراغ بزم حجاز" (۱۲۷۲ھ)
"سرخیل محققین دین" (۱۲۷۲ھ)	"پیکر عشق و جان مستی" (۱۲۷۲ھ)

Marfat.com

"جان ذوق و شوق" (۱۲۷۲ھ)
"بارش مرحمت عبدہ" (۱۲۷۲ھ)
"فخر امام محمد رازی" (۱۲۷۲ھ)
"باشعور حدیث نبی مدینہ" (۱۲۷۲ھ)
"تابش کردار اھل حق" (۱۲۷۲ھ)
"وجیہہ دین و عشق و بصیرت" (۱۲۷۲ھ)
"آفتاب فقر و عرفان" (۱۲۷۲ھ)
"یمن و عزت سرزمین ایشیا" (۱۲۷۲ھ)
"ورد باغ جہاں" (۱۲۷۲ھ)
"باادب شاہ ناسوت جلوت" (۱۲۷۲ھ)
"وہ جویائے رضائے مصطفا" (۱۲۷۲ھ)
"فضل رسول اللہ" (۱۲۷۲ھ)
"مجسم ادب و احترام سادات" (۱۲۷۲ھ)
"رازی و غزالی" (۱۲۷۲ھ)
"وہ 'کیا جود و کرم ہے شہ بطحا تیرا" (۱۲۷۲ھ) "ارتعاش فکر" (۱۲۷۲ھ)
"سیل فیض الہی و مصطفائی" (۱۲۷۲ھ)
"جذبہ عشق محمد" (۱۲۷۲ھ)
"حقانیت و صداقت محمدی" (۱۲۷۲ھ)
"ترقی عشق محمد" (۱۲۷۲ھ)
"سبیل فیضان مصطفیٰ" (۱۲۷۲ھ)
"غیور آدمی" (۱۲۷۲ھ)
"زینت تاج عرفان" (۱۲۷۲ھ)
"چراغ زاہداں" (۱۲۷۲ھ)
"بے بدل عالم، دقیقہ شناس معارف الہیہ" (۱۲۷۲ھ) "صاحب اسلوب مبلغ" (۱۲۷
"نبراس بزم فضل" (۱۲۷۲ھ)
"مظہر آداب حسان" (۱۲۷۲ھ)
"بریں مژدہ اگر جاں فشانم، روا" (۱۲۷۲ھ) "موض مبلغ دین" (۱۲۷۲ھ)
"واصف رخ مصطفیٰ، حبیب لبیب" (۱۲۷۲ھ) "موثر گفتگو" (۱۲۷۲ھ)
"دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں" (۱۲۷۲ھ)
"نشاط خاطر اہل اللہ" (۱۲۷۲ھ)
"تابش کردار، جلال و جمال" (۱۲۷۲ھ)
"وقار بزم فقر و درویشی" (۱۲۷۲ھ)
"مصدر فیض اولیا" (۱۲۷۲ھ)
"سرچشمہ جسارت" (۱۲۷۲ھ)
"عمان تاثیر" (۱۲۷۲ھ)
"ماہ مقصیدت و معنویت" (۱۲۷۲ھ)
"فاضل زمانہ بریلوی" (۱۲۷۲ھ)

Marfat.com

"جامعیت و مرکزیت کا جلوہ" (۱۲۷۲ھ) "پیامی غلبہ دین حق" (۱۲۷۲ھ)

"ادب کے سورج کو ذرا دیکھ" (۱۲۷۲ھ) "بختیار جہاں" (۱۲۷۲ھ)

"واصف طیب، کلیم طور نعت مصطفٰی" (۱۲۷۲ھ) "انوار حضور" (۱۲۷۲ھ)

"مبلغ اقوال نبی" (۱۲۷۲ھ) "ظفر محمد" (۱۲۷۲ھ)

"گرامی رضا" (۱۲۷۲ھ) "نیاز مند خوبان مارہرہ" (۱۲۷۲ھ)

"شمع منیر عشق محمد" (۱۲۷۲ھ) ، "عظیم و عزیز انسان" (۱۲۷۲ھ)

"منہاج فضل ربانی" (۱۲۷۲ھ) "وہ عظیم و جلیل انسان" (۱۲۷۲ھ)

"آن جذب و مستی" (۱۲۷۲ھ) "امیر لشکر عشاق" (۱۲۷۲ھ)

"اعلان فیض مصطفائی" (۱۲۷۲ھ) "دلدادہ کمال حسن حضور" (۱۲۷۲ھ)

طارق رضا نے سن عیسوی کے حساب سے ولادت رضا کے مادے یوں نکالے ہیں:۔

"شیخ عرب و مقتدائے عجم" (۱۸۵۶ء) "پاک نگاہ نجستہ فطرت" (۱۸۵۶ء)

"احمد رضا خاں، مجدد دین الہ" (۱۸۵۶ء) "بے بدل مفتی، عدیم المثال محدث" (۱۸۵۶ء)

"نا.غہ کشور لوح و قلم، پیک حجاز" (۱۸۵۶ء)

"طلوع شمس فیض مارہرہ" (۱۸۵۶ء) "ثنا خوان رحمت" (۱۸۵۶ء)

"رضا کار خواجہ حجاز" (۱۸۵۶ء) "نشان عظمت آدم" (۱۸۵۶ء)

"پاکیزہ مشت خاک محبت" (۱۸۵۶ء) "شمس فکر و نظر" (۱۸۵۶ء)

"ہمہ شوق شخصیت" (۱۸۵۶ء) "صاحب چراغ ثنا" (۱۸۵۶ء)

"ہزار جلوہ در آغوش داعی" (۱۸۵۶ء) "فیض یافتہ عشق" (۱۸۵۶ء)

"امام نعت پیغمبر" (۱۸۵۶ء) "رحمت و بخشش" (۱۸۵۶ء)

Marfat.com

"ذاکر شہر محمد مصطفیٰ، مدینہ" (۱۸۵۶ء) "عظیم ترجمان حب اسلام" (۱۸۵۶ء)
"ادب آگاہ، چراغ حقیقت" (۱۸۵۶ء) "جرات مند مبلغ دین حبیب" (۱۸۵۶ء)
"فروغ شرع" (۱۸۵۶ء) "وہ قلعہ شکن تضلیل" (۱۸۵۶ء)

مادہ ہائے متفرقات

اب طارق رضا کی طرف سے اعلیٰ حضرت محدث بریلوی علیہ الرحمتہ کے بارے میں مختلف نوعیت کے ایمان افروز گلہائے رنگارنگ (مادے) ملاحظہ فرمایئے:

اعلیٰ حضرت محدث بریلوی علیہ الرحمتہ کی قوم "افغان" (۱۱۳۲) بہ الفاظ دیگر

○ "جرات، عزیمت" (۱۱۳۲)

مخصوص لقب اعلیٰ حضرت (۱۵۱۹) بہ الفاظ دیگر "نابغہ امت ھادی" (۱۵۱۹) "تخلص رضا" (۱۰۰۱) بہ الفاظ دیگر "فیض یاب محمود" (۱۰۰۱) "شیخ کامل" (۱۰۰۱)، "محبوب الافاضل" (۱۰۰۱)، "شاذ" (۱۰۰۱)، "رشاقت" (۱۰۰۱)، "فیض عام" (۱۰۰۱)، "کمال فضل" (۱۰۰۱)، "رفعت شان" (۱۰۰۱)، "شاخ یمن" (۱۰۰۱)، "بافیض حق" (۱۰۰۱)، "جوہر فقر و عرفان" (۱۰۰۱)، "کمال تمکنت" (۱۰۰۱)، "نشان متقین" (۱۰۰۱)، "الفاضل جہاں" (۱۰۰۱)، "ذکر عبدہ" (۱۰۰۱)، "تجلیات دامن نبی" (۱۰۰۱)، "شوق عرفان، صدق" (۱۰۰۱)، "وسیلہ فیض" (۱۰۰۱)۔

۱۲۷۲ھ میں اعلیٰ حضرت محدث بریلوی علیہ الرحمہ نے ختم القرآن شریف کی سعادت حاصل کی۔ بہ الفاظ دیگر "حیرت آفرین کارنامہ" (۱۲۷۲ھ)، "ذوق عشق" (۱۲۷۲ھ)۔

Marfat.com

۱۲۸۵ھ میں (بہ عمر تیرہ سال) اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے تمام علوم و فنون کی تکمیل فرمائی۔ بہ الفاظ دیگر "دانا' ماہ تمام بصیرت" (۱۲۸۵ھ)

۱۲۸۶ھ میں اعلیٰ حضرت محدث بریلوی علیہ الرحمہ نے فتویٰ نویسی کا آغاز فرمایا۔ اس موقع پر طارق رضا کے روح پرور مادے ملاحظہ فرمایئے:۔

○ "بطحائی' عدیم المثال مفتی" (۱۲۸۶ھ)

○ "مکمل ذہانت" (۱۲۸۶ء)

○ "اظہار تکریم محمد" (۱۸۶۹ء)

۱۸۷۷ء / ۱۲۹۴ھ میں شیخ الاسلام والمسلمین امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمتہ نے اپنے والد بزرگوار کی معیت میں عظیم خانقاہ عالیہ برکاتیہ مارہرہ میں حاضر ہوئے تو قطب زماں حضرت سیدنا شاہ آل رسول مارہروی علیہ الرحمتہ نے فورا" آپ کو علوم باطنی سے نوازتے ہوئے اجازت و خلافت سے بھی سرفراز فرمادیا تھا۔ طارق رضا نے اس روحانی سال کے مادے کچھ اس طرح استخراج فرمائے:۔

○ "تحصیل صحبت بزم معرفت" (۱۸۷۷ء)

○ "جام مجلس فضیلت فقر" (۱۸۷۷ء)

"نوید شہر طریقت" (۱۲۹۴ھ)

۱۳۲۲ھ میں امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمتہ نے بریلی شریف میں "منظر اسلام" کا قیام عمل میں لایا تھا۔ طارق رضا نے اسے یوں واضح فرمایا:۔

○ "طاق رشد و ھدایت" (۱۳۲۲ء)

۱۳۳۶ھ میں بریلی شریف میں جماعت رضائے مصطفیٰ کی تاسیس کی گئی' طارق رضا اسے یوں پیش فرماتے ہیں:۔

○ "نالہ رضائے مصطفیٰ" (۱۳۳۶ھ)

Marfat.com

(نوٹ : حال ہی میں اس جماعت کی مکمل تاریخ بنام تاریخ جماعت "رضائے مصطفیٰ" مولانا محمد شہاب الدین رضوی نے شائع کردی ہے)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمتہ کے نعتیہ مجموعہ کلام کا نام "حدائق بخشش" ہے' یہ تاریخی نام ہے۔ اس سے (۱۳۲۵ھ) سن ہجری بر آمد ہوتی ہے۔ طارق رضا نے بھی اسے مزید تاریخی نام دیئے ہیں:۔

○ "جلوہ رخ سرکار" (۱۳۲۵ھ)

"مرکز انوار و تجلیات" (۱۳۲۵ھ)' "چراغ بزم یزداں" (۱۳۲۵ھ)' "خیر و ثواب" (۱۳۲۵ھ)' "تحفہ عرش بریں" (۱۳۲۵ھ)' "باب فضیلت" (۱۳۲۵ھ)' "فکر' جوش و جذبہ" (۱۳۲۵ھ)۔

اردو قرآنی تراجم میں اعلیٰ حضرت محدث بریلوی علیہ الرحمتہ کا ترجمہ اپنی مثال آپ ہے۔ اس کے محاسن پر کئی کتابیں منظر عام پر آ چکی ہیں۔ "کنز الایمان فی ترجمہ القرآن" اس کا تاریخی نام ہے۔ اس سے ۱۳۳۰ھ سن ہجری بر آمد ہوتی ہے۔ طارق رضا نے اسے یوں تصوید کیا ہے۔

○ "گوہر حشمت قرآن" (۱۳۳۰ھ)

○ "بزم عظمت صاحب قرآن" (۱۹۱۱ء)

"فتاویٰ رضویہ" کے نام سے آج کا ہر مفتی ہی متعارف ہو گا۔ یہ بارہ ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔ ہندوستان میں فتاویٰ عالمگیری کے بعد اسے بھی شہرت عام اور بقائے دوام حاصل ہوئی۔ اس کا آغاز طباعت کا سال ۱۳۲۷ھ / ۱۹۰۹ء ہے۔ طارق رضا نے اسے یوں پیش فرمایا ہے۔

○ "آغاز دور حق" (۱۳۲۷ھ)

○ "فیض تحقیقات" (۱۹۰۹ء)

اعلیٰ حضرت محدث بریلوی علیہ الرحمتہ کا مشہور زمانہ سلام "مصطفیٰ جان

Marfat.com

رحمت پہ لاکھوں سلام" نعتیہ محافل کی جان ہے اور نعتوں کا جھومر محسوس ہوتا ہے۔ کئی شعراء نے اس کی ردیف و قوافی میں سلام لکھے ہیں۔ کئی تضمین نگاروں نے اس کی تضمینیں بھی لکھنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ اس کے اشعار کی مجموعی تعداد ۱۷۱ ہے۔ طارق رضا نے اس مجموعی تعداد کو یوں پیش فرمایا ہے:۔

"ناز عجم" (۱۷۱) "بیان حق" (۱۷۱) "معانی" (۱۷۱) "نواے یزداں" (۱۷۱) "اسباق ادب" (۱۷۱) "صفا" (۱۷۱)۔

عاشق رسول امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمتہ نے ۱۸۷۸ء / ۱۲۸۵ھ میں پہلا حج مبارک اپنے والدین کریمین کی معیت میں ادا فرمایا۔ اسی حج کے دوران امام شافعیہ حضرت حسین بن صالح (علیہ الرحمتہ) بغیر کسی سابقہ تعارف کے آپ کو اپنے گھر لے گئے' دیر تک آپ کی پیشانی چومی اور پھر فرمایا۔ "بے شک میں اس پیشانی سے اللہ کا نور پاتا ہوں"۔ اس کے بعد صحاح ستہ کی سند اور سلسلہ قادریہ کی اجازت اپنے دست خاص سے عطا فرمائی اور "ضیاء الدین احمد" کا لقب بھی عطا فرمایا۔ طارق رضا نے اس سفر مقدس کا نقشہ یوں کھینچا ہے۔

○ "بخشش خدا' جود محبوب" (۱۸۷۸ء)

○ "نسیم خوشخبری" (۱۸۷۸ء)

○ "واہ رسائی بخت" (۱۲۸۵ھ)

۱۳۲۳ھ / ۱۹۰۵ء میں عشاق رسول ﷺ کے میر کارواں امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمتہ پھر دوسری مرتبہ حج بیت اللہ اور روضہ مطہرہ کی سعادت سے بہرہ مند ہوئے۔ اس دفعہ کی حاضری غیبی ثابت ہوئی۔ اس میں حق و باطل کا تاریخی فیصلہ ہوا۔ علمائے حرمین شریفین نے آپ کے تاریخی فتوے کی پرزور تصدیق و تائید فرمائی۔ اس پر زوردار تقاریظ لکھیں۔ اس مجموعے کا نام "حسام الحرمین علی منحر

Marfat.com

الکفر والمین" (۱۳۲۴ھ) ہے۔ اسی مبارک موقع پر "الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ" جیسی عظیم تصنیف منصہ شہود پر آئی۔

اس باسعادت موقع پر کفل الفقیہ الفاھم فی احکام الدراھم بھی عمل میں آئی۔ اس سفر سعید میں بارگاہ رسالت ماب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں امام احمد رضا علیہ الرحمتہ کی کافی پذیرائی ہوئی۔ بیداری میں آپ کو اپنی زیارت سے نوازا۔ اس سے بڑھ کر اور کرم کیا ہو سکتا ہے؟ پھر اسی سفر مقدس میں اعلی حضرت علیہ الرحمتہ کی محققانہ عظمت اور علمی وسعت بھی سب پر عیاں ہو گئی۔ ان مبارک واقعات کو مد نظر رکھتے ہوئے طارق رضا کچھ اس طرح مادے نکالتے ہیں:۔

○ "مکرر ترشح ابر کرم سید" (۱۹۰۵ء)

○ "مکرر عنایت خواجہ 'جود و کرم بطحا" (۱۹۰۵ء)

○ "حبیب کا کرم عظیم" (۱۳۲۳ھ)

۱۹۰۶ء میں آفتاب علم و عرفان محدث بریلوی علیہ الرحمتہ کراچی میں تشریف لائے۔ علماء کرام سے ملاقاتیں فرمائیں۔ اس سال کا مادہ یوں استخراج فرمایا:۔

○ "افتخار اہل شہر جمیل" (۱۹۰۶ء)

(نوٹ: بین الاقوامی سطح پر محدث بریلوی علیہ الرحمتہ پر تحقیقی کام کرنے کی سعادت بھی کراچی کے محققین کے حصے میں آئی۔ علامہ سید محمد ریاست علی قادری علیہ الرحمتہ نے ۱۹۸۰ء میں "ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی" کا قیام عمل میں لایا۔ اب ان کے رفقاء نہایت احسن طریقے سے اس ادارے کو قائم و دائم رکھے ہوئے ہیں۔ رضا شناسی میں ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی نہایت اہم کردار ادا کر رہا ہے۔)

اعلی حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمتہ کے دادا جان مولانا محمد

Marfat.com

رضا خاں علیہ الرحمتہ نہایت عالم فاضل اور عفو و درگزر اور اتباع سنت میں نہایت ممتاز تھے۔ ان کی تاریخ ولادت ۱۲۲۴ھ / ۱۸۰۹ء اور سال وصال ۱۲۸۲ھ / ۱۸۶۶ء ہے۔ ان کے بارے میں چند ایمان افروز مادے ملاحظہ ہوں:۔

مادہ ہائے ولادت یہ ہیں:۔ "مجلا نظر" (۱۲۲۴ھ)' "باغیرت دین اسلام" (۱۸۰۹ھ)۔

مادہ ہائے وصال اس طرح ہیں:۔ "غلبہ دین محمدی کا چاند" (۱۲۸۲ھ)' "خورشید آسمان ہدا" (۱۲۸۲ھ)' "وجیہ پیکر غیرت" (۱۸۶۶ء)' "رضا علی خان' باب ادب محمد" (۱۸۶۶ء)

اعلیٰ حضرت محدث بریلوی علیہ الرحمتہ کے والد ماجد بھی صاحب علم و فضل' سخاوت' علو ہمت' صدقات و خیرات میں پیش پیش' امیروں سے کنارہ کش' غریب پرور اور علم و فضل میں یگانہ روزگار تھے۔ ان کا سال ولادت ۱۲۴۶ھ / ۱۸۳۰ء اور سال وصال ۱۲۹۷ھ / ۱۸۸۱ء ہے۔ مادہ ہائے سال ولادت و وصال ملاحظہ ہوں:۔

مادہ ہائے ولادت: "رضائے حبیب باری" (۱۲۴۶ھ)' "عظمت ہدایت" (۱۸۳۰ء)۔

مادہ ہائے وصال: "دلنواز باغ معرفت" (۱۸۸۱ء)' قاسم فیض معرفت (۱۸۸۱ء)' "بہشت حمیت اسلام" (۱۲۹۷ھ)

اعلیٰ حضرت محدث بریلوی علیہ الرحمتہ کے پیرو مرشد حضرت شاہ آل رسول مارہروی علیہ الرحمتہ اپنے عہد کے جلیل القدر عالم و عارف تھے' ان کا سال وصال ۱۲۹۶ھ ہے۔ ان کے مادہ ہائے سال وصال ملاحظہ فرمائیں۔ "خاتم الاکابر" (۱۲۹۶ھ)' "چراغ محمد" (۱۲۹۶ھ)' "فروغ ہدیٰ" (۱۲۹۶ھ)' "قلزم فیض مصطفیٰ" (۱۲۹۶ھ)' "معرفت کا آفتاب" (۱۲۹۶ھ)' "شوکت مجلس اہل عرفان" (۱۲۹۶ھ)'

Marfat.com

"مطلع انوار فیض" (۱۲۹۶ھ)

اعلیٰ حضرت محدث بریلوی علیہ الرحمتہ کے چھوٹے بھائی مولانا حسن رضا خان علیہ الرحمتہ کا شمار نعت گو شعراء کے علاوہ اپنے وقت کے معروف علمائے دین میں بھی ہوتا ہے۔ آپ نے بھی اپنے برادر اکبر کی طرح باطل فرقوں کے خلاف نظم و نثر میں بہت کچھ تحریر کیا ہے۔ آپ کا سال ولادت ۱۲۷۶ھ / ۱۸۵۹ء اور سال وصال ۱۳۲۶ھ / ۱۹۰۸ء ہے۔ طارق رضا نے آپ کے مادہ ہائے ولادت و وصال یوں نکالے ہیں:۔

مادہ ولادت: "چراغ یزداں" (۱۲۷۶ھ)

مادہ ہائے وصال: "زیب چراغ طاق ثنائے طہٰ" (۱۹۰۸ء)

"وہ حسن، وہ قمری گلزار دل آویز نعت" (۱۳۲۶ھ)

مولانا حسن رضا خان علیہ الرحمتہ کا ایک شعر ہے۔

کر گیا آخر لباس لالہ و گل میں ظہور
خاک میں ملتا نہیں خون شہیدان جمال

طارق رضا نے اس شعر کے پہلے مصرعے سے آپ کا سال وصال یوں نکالا ہے۔

"ظہور لباس گل و لالہ" (۱۳۲۶ھ)

امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمتہ کے دو صاحبزادے تھے۔ بڑے صاحبزادے کا نام علامہ محمد حامد رضا خان علیہ الرحمتہ اور چھوٹے کا نام علامہ محمد مصطفیٰ رضا خان علیہ الرحمتہ ہے۔ دونوں علم و عرفان کے آفتاب و ماہتاب ثابت ہوئے۔ بڑے صاحبزادے "حجتہ الاسلام" اور چھوٹے "مفتی اعظم ہند" کے نام سے جانے پہچانے جاتے ہیں۔

فرزند اکبر حجتہ الاسلام محمد حامد رضا خان علیہ الرحمتہ کا سال ولادت ۱۲۹۲ھ /

Marfat.com

۱۸۷۵ء اور سال وصال ۱۳۶۲ھ / ۱۹۴۳ء ہے۔ ان کے مادہ ہائے سال ولادت یوں استخراج فرمائے گئے ہیں۔

"شیخ المشائخ" (۱۲۹۲ھ)' "وہ ضیائے جہان عرفان" (۱۲۹۲ھ)' "زینت گلشن ادب رضا" (۱۸۷۵ء)' "وجیہہ نمونہ فضیلت فقر" (۱۸۷۵ء)

مادہ ہائے سال وصال یوں نکالے گئے ہیں:۔

"چراغ بزم مدینہ" (۱۳۶۳ھ)' "انجم سپہر رضا" (۱۳۶۳ھ)' "جلوہ شبیہہ رضا" (۱۳۶۳ھ)' "پیکر لطیف رضا" (۱۳۶۳ھ)' "سعید' عزیز حامد رضا خان" (۱۹۴۳ء)' "صاحب اقبال وارث رضا" (۱۹۴۳ء)

فرزند اصغر مفتی اعظم ہند محمد مصطفیٰ رضا خان علیہ الرحمتہ کا سال ولادت ۱۳۱۰ھ / ۱۸۹۲ء اور سال وصال ۱۴۰۱ء / ۱۹۸۱ء ہے۔ ان کے سال ولادت کے مادے یوں نکالے گئے۔ "دیدہ زیب چراغ دین" (۱۳۱۰ھ)' "فروغ جاوید" (۱۳۱۰ھ)' "بزم حقیقت کا چراغ" (۱۸۹۲ء)' "خورشید طریقت احمد" (۱۸۹۲ء)

مادہ ہائے سال وصال اس طرح استخراج فرمائے:۔

"ذات مکرم" (۱۴۰۱ھ)' "آہ شہر فیض" (۱۴۰۱ھ)' "عمیق النظر" (۱۴۰۱ھ)' "افتخار ملت مصطفیٰ" (۱۹۸۱)' "عطائے فیض رضا" (۱۹۸۱ء)

امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمتہ کی عمر شریف سن ہجری کے حساب سے ۶۸ سال اور سن عیسوی کے حساب سے ۶۵ سال بنتی ہے۔ عمر شریف کے ایمان افروز مادے طارق رضا نے اس طرح نکالے۔ "نبوی" (۶۸)' "یاد احمد" (۶۸)' "حب محبوب" (۶۸)' "بزم حجاز" (۶۸)' "جان احباب" (۶۸)' "والہ طیبہ" (۶۸)' "کوکب زیبا" (۶۸)' "جلوہ جاوید" (۶۸)' "مہک" (۶۵)' "جدوجہد ہی جدوجہد" (۶۵)' "ادب محبوب" (۶۵)

Marfat.com

اعلیٰ حضرت محدث بریلوی علیہ الرحمتہ کا مولد اور مدفن "بریلی شریف" ہے۔ بریلی شریف بھارت کے صوبہ یوپی میں قدیم اور مشہور شہر ہے۔ بریلی شریف کے اعداد ۸۴۲ بنتے ہیں۔ طارق رضا نے علم الاعداد کی روشنی میں "بریلی شریف" کو یوں تصور فرمایا ہے۔

○ "بہارستان حب جان جہاں" (۸۴۲)

"مرکز ادب و عشق محمد" (۸۴۲)

مادہ ہائے سال وصال رضا

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان محدث بریلوی علیہ الرحمتہ ۲۵ صفر المظفر ۱۳۴۰ھ بمطابق ۲۸ اکتوبر ۱۹۲۱ء کو اس دار فانی سے دار البقا کی طرف کوچ فرما گئے۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمتہ نے خود ہی اپنے وصال سے چار ماہ بائیس روز قبل درج ذیل قرآنی آیت سے تاریخ وصال استخراج فرمادی تھی:۔

ویطاف علیھم بانیۃ من فضۃ واکواب ط

۴۰--------ھ-------۱۳

"اور ان پر (جنت میں) چاندی کے برتنوں اور کوزوں کا دور ہو گا"۔

مجدد مائتہ حاضرہ علیہ الرحمتہ کے وصال پر اہل اسلام بے چین ہو گئے۔ آپ کی خبر وفات سنتے ہی علماء ادباء اور شعراء پریشان ہو گئے۔ آپ کا مادہ ہائے سال وصال نکالنے والوں میں حجتہ الاسلام علامہ حامد رضا خان' مولانا حکیم سید نذر اشرف' سید محمد محدث کچھوچھوی' مفتی امام الدین کوٹلوی' مفتی غلام جان ہزاروی' مولانا غلام احمد اخگر امرتسری' مولانا محمد یعقوب حسین اعجاز بلاسپوری' مولانا جمیل الرحمٰن

Marfat.com

جمیل قادری، حافظ پیلی بھیتی، میر نذر علی درد کاکوروی اور مولانا سید شریف احمد شرافت نوشاہی (رحمتہ اللہ علیہم اجمعین) شامل ہیں۔ ہر ایک نے نہایت محنت سے کام لیا ہے اور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمتہ سے اپنی عقیدت و محبت کا ثبوت دیا ہے۔ ان تمام کی کاوشیں قابل صد ستائش ہیں۔ (فقیر ان تمام مادوں اور قطعات کو بھی یکجا کر کے کتابی صورت میں منظر عام پر لانے کا ارادہ رکھتا ہے)

راقم کے ممدوح جناب طارق سلطانپوری نے بھی بزرگوں کی اتباع میں اعلیٰ حضرت محدث بریلوی علیہ الرحمتہ کے مادہ ہائے سال وصال نکالنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ آپ نے ایک دو نہیں مادوں کے انبار لگا دیئے ہیں۔ پھر ہر ایک مادہ میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمتہ کی حیات کے کسی نہ کسی پہلو کو بھی اجاگر کر دیا ہے۔ مادے کیا ہیں۔ کوزے میں دریا نہیں گویا سمندر بند کر دیئے گئے ہیں۔ لیجئے پڑھئے، جھوم جھوم جایئے۔

"الغزالی دوراں" (۱۳۴۰ھ)
"ماہ درخشان الحق" (۱۳۴۰ھ)
"صدر الافاضل زمانہ" (۱۳۴۰ھ)
"جمیل حبیب اہل نظر" (۱۳۴۰ھ)
"شیخ لمفکرین" (۱۳۴۰ھ)
"فیض گیر قاسم حجاز" (۱۳۴۰ھ)
"مشتاق و طالب مارہرہ" (۱۳۴۰ھ)
"نقیب عترت و اصحاب" (۱۳۴۰ھ)
"مشعل شبستان وفا" (۱۳۴۰ھ)
"آگاہ لوگار شم و ماہر علم ہندسہ" (۱۳۴۰ھ)
"مفتی متکلم، مجدد، بزرگ" (۱۳۴۰ھ)
"بے حد نکتہ رس، معنی شناس" (۱۳۴۰ھ)
"سادات پیران مکرم کا پیکر محبوب" (۱۳۴۰ھ) "بے نظیر مصلح" (۱۳۴۰ھ)
"اکیلا، کامیاب انقلاب عظیم" (۱۳۴۰ھ)
"کاشف اسرار و نکات" (۱۳۴۰ھ)
"سخن کا تاجدار" (۱۳۴۰ھ)
"اک نابغہ دوراں" (۱۳۴۰ھ)
"مہک حضور اکرم" (۱۳۴۰ھ)
"میخانہ عرفان کا پیر" (۱۳۴۰ھ)

Marfat.com

"آوازہ حق" "دشمن احمد پہ شدت کیجئے" (۱۳۴۰ھ) "تفاخر جہاں" (۱۳۴۰ھ)

"شمس دین الہ" "ہمہ جہت عبقری" (۱۳۴۰ھ) "دامت فیضہ" (۱۳۴۰ھ)

"بطحائی جو باخدا دیوانہ بامحمد ہوشیار" (۱۳۴۰ھ) "پیکر انوار و تجلیات" (۱۳۴۰ھ)

"قلب و دماغ کا مومن" (۱۳۴۰ھ) "جوئے حیات بخش" (۱۳۴۰ھ)

"ہمہ زیب گلستان سخن" (۱۳۴۰ھ) "خوش فکر مداح حبیب جہاں" (۱۳۴۰ھ)

"تہ ذیل صادق" (۱۳۴۰ھ) "شہنشاہ کشور علم و ادب" (۱۳۴۰ھ)

"جلوہ چراغ محمد" (۱۳۴۰ھ) "وہ وہ" "بلبل باغ مدینہ ترا کہنا کیا ہے" (۱۳۴۰ھ)

"وہ خضر طریق ہدا" (۱۳۴۰ھ) "فیض محبت" (۱۳۴۰ھ)

"راہ نمائے بلغا" (۱۳۴۰ھ) "والا" "شیخ العصر" (۱۳۴۰ھ)

"تاثیر مصطفیٰ" (۱۳۴۰ھ) "زمزمہ محبت و معرفت" (۱۳۴۰ھ)

"مرشد و مخدوم اہل دین" (۱۳۴۰ھ) "نزاکت کار خیال" (۱۳۴۰ھ)

"شب زندہ دار عاشق رسول" (۱۳۴۰ھ) "بجا" "اللہ کی سر تا بقدم شان ہیں یہ"

(۱۳۴۰ھ)

جزائے ولا" "الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ھم یحزنون (۱۳۴۰ء)

"صاحب تجلیات عرفانی" (۱۳۴۰ھ) "مہک باغ عرب" (۱۳۴۰ھ)

"مرکز نور و ضیا" (۱۳۴۰ھ) "مشعل طاق معرفت" (۱۳۴۰ھ)

"نور اللہ قبرہ" "و شراہ" (۱۳۴۰ھ) "مرات حسن مثالی" (۱۳۴۰ھ)

"عزیز و سید علما" "سند فضلا" (۱۳۴۰ھ) "بلبل باغ قدس مدینہ" (۱۳۴۰ھ)

"نغمہ جبریل" (۱۳۴۰ھ) "جلوہ باغ دین مصطفیٰ" (۱۳۴۰ھ)

"زیدہ ور ریاض دین الہ" (۱۳۴۰ھ) "مرکز فیضان اسلام" (۱۳۴۰ھ)

"رضا" "نقیب سپاہ مدینہ" (۱۳۴۰ھ) "مزید ستودہ صفات" (۱۳۴۰ھ)

Marfat.com

"عالم جہان اجتہاد و بصیرت" (۱۳۴۰ھ) "حافظ قرآن" (۱۳۴۰ھ)

"پیکر خدمت دین" (۱۳۴۰ھ) "عندلیب باغ مدینہ نبی" (۱۳۴۰ھ)

"شرر خاک حجاز" (۱۳۴۰ھ) "مرغوب محمد" (۱۳۴۰ھ)

"شاہین فضائے مجلی" (۱۳۴۰ھ) "والہانہ پیروی حضور" (۱۳۴۰ھ)

"چراغ بزم وفا" (۱۳۴۰ھ) "باغ سدا بہار دین" (۱۳۴۰ھ)

"خوش فکر مداح محبوب پاک" (۱۳۴۰ھ) "منظور اہل حق" (۱۳۴۰ھ)

"مصلح، ناقابل فراموش دیدہ ور اسلام" (۱۳۴۰ھ) "نفیس تحقیق" (۱۳۴۰ھ)

"وہ صبح درخشان جمال" (۱۳۴۰ھ) "مصدر رفیضان ادب محبوب" (۱۳۴۰ھ)

"رضی الرحمان" (۱۳۴۰ھ) "ضوافروز افلاک حق" (۱۳۴۰ھ)

"تکریم، تکریم" (۱۳۴۰ھ) "وہ عاشق شوکت اسلام" (۱۳۴۰ھ)

"آفتاب حشمت حق" (۱۳۴۰ھ) "نغمہ پیرائے حبیب" (۱۳۴۰ھ)

"ضوپاش گوہر" (۱۳۴۰ھ) "نقش فیض" (۱۳۴۰ھ)

"تاریخ ساز آدمی، بجا" (۱۳۴۰ھ) "خوگر مدحت نبی" (۱۳۴۰ھ)

"درخت بلند و بالائی" (۱۳۴۰ھ) "یاد و ذکر و فکر النبی" (۱۳۴۰ھ)

"حاصل تاریخ" (۱۳۴۰ھ) "مرکز تجلیات مصطفیٰ" (۱۳۴۰ھ)

"باب مدینہ ذکر و فکر" (۱۳۴۰ھ) "ذکر، ہدایت" (۱۳۴۰ھ)

یہی نہیں سن عیسوی کے حساب سے نکالے گئے مادے ابھی باقی ہیں۔ لیجئے وہ بھی ملاحظہ فرمائیے اور داد و تحسین دیجئے:۔

"بطل ملت مجدد قرن حاضر" (۱۹۲۱ء) "عبد محمد مصطفیٰ، ماہ لاہوت، خلوت" (۱۹۲۱ء)

"غارت گر ناز باطل" (۱۹۲۱ء) "غارت گر بام نجد" (۱۹۲۱ء)

"سخت گیر نقص جویان محمد مصطفیٰ" (۱۹۲۱ء) "فیض شہ کوثر" (۱۹۲۱ء)

Marfat.com

"محب محبوب حق احمد رضا خان" (۱۹۲۱ء) "رضا' رجل رشید' بطل اسلام" (۱۹۲۱ء)

"شجاعت' شہامت' عرفان" (۱۹۲۱ء) "آفتاب فقر و غنا" (۱۹۲۱ء)

"شمشاد گلستان خوبی زمن" (۱۹۲۱ء) "شیخ اعظم" (۱۹۲۱ء)

"بیدار مغز حکیم ملت مدینہ" (۱۹۲۱ء) "مظہر نور نعت" (۱۹۲۱ء)

"فخر ملت' حکیم الامت حبیب" (۱۹۲۱ء) "شہ دماغ شاعر" (۱۹۲۱ء)

"خورشید فقر باز اوج عرفاں" (۱۹۲۱ء) "ذکر رضا" (۱۹۲۱ء)

"ثناخوان ماہ حجاز رحمت" (۱۹۲۱ء) "گوہر عرفان و بصیرت" (۱۹۲۱ء)

"طالب حق' مصدر فقر و غنا" (۱۹۲۱ء) "خضر منزل صدق" (۱۹۲۱ء)

"قمری شاخ نعت محبوب' محمد" (۱۹۲۱ء) "ارباب نظر کا مرشد" (۱۹۲۱ء)

"اعلی حضرت' ادب دان مفکر" (۱۹۲۱ء) "مستغرق یم جلوہ ہائے او" (۱۹۲۱ء)

"ایک دیدہ زیب ہمہ جہت شخصیت" (۱۹۲۱ء) "بہار ریاض بصیرت" (۱۹۲۱ء)

"مجاھد' مجسمہ ایثار و استقامت" (۱۹۲۱ء) "احمد رضا خاں' محب دین محمدی" (۱۹۲۱ء)

"صاحب جمال نظم و نثر" (۱۹۲۱ء) "عابد' فقیہہ' صاحب سرعت تحریر" (۱۹۲۱ء)

"حسان زمن' احمد رضا خان" (۱۹۲۱ء) "نادر محرم اسرار توقیت" (۱۹۲۱ء)

"آواز وقت مفسر عظیم" (۱۹۲۱ء) "محبوب عبقری' محدث شاہ بریلوی نور اللہ مرقدہ"

(۱۹۲۱ء)

"شیفتہ کمال وجیہہ بغداد" (۱۹۲۱ء) "خیر خواہ امت محبوب" (۱۹۲۱ء)

"امام اہل حق' جناب حضرت والا مناقب" (۱۹۲۱ء) "تخصصات امام بریلوی" (۱۹۲۱ء)

"عطایاب حبیب حجاز' مضامین تازہ کے انبار لگانے والا" (۱۹۲۱ء)

"لبیب' مجاھد' مجدد' عظیم تجدیدی کارنامے" (۱۹۲۱ء) "وحید' غواص قلازم

قیمت" (۱۹۲۱ء)

Marfat.com

"بالا" شناور یم معقولات و منقولات" (۱۹۲۱ء) "مدرس تعظیم محبوب الحق" (۱۹۲۱ء)

"بطل جلالت و عظمت" (۱۹۲۱ء) "شرافت و کرامت کا پیکر زیبا" (۱۹۲۱ء)

"مودب مداح محمد' مسعود نعت حضوری" (۱۹۲۱ء) "وہ مایہ افتخار ملت محمدی" (۱۹۲۱ء)

"وجیہہ' چشم بد دور بے مثالی کی ہے وہ مثال حسن" (۱۹۲۱ء)

"عظیم خاندانی مجاھد اسلام" (۱۹۲۱ء)

"مودب محبوب' عاشق فخر موجودات" (۱۹۲۱ء) "آقا کی وہ خوشتر ایڑیاں" (۱۹۲۱ء)

"بلبل باغ مدینہ (حبیب) ترا کہنا کیا ہے" (۱۹۲۱ء) "بہشت نظر پاکیزہ وجود" (۱۹۲۱ء)

"رب پاک' مجھے ان کے جوار میں دے وہ جگہ کہ ہے خلد کو جس کی صفا کی قسم"

(۱۹۲۱ء)

"پیکر عشق مصطفیٰ و اتباع سنت" (۱۹۲۱ء) "بحر زخار علوم دین" (۱۹۲۱ء)

"غمگسار امت محبوب امین" (۱۹۲۱ء) "رضا' شمس نعت" (۱۹۲۱ء)

"نشان عظمت دین جاوید حبیب" (۱۹۲۱ء) "سرخیل ریاضی" (۱۹۲۱ء)

"ماہ سعادت' جوئے حیات بخش" (۱۹۲۱ء) "نعت کا شغف" (۱۹۲۱ء)

"قسیم فیض المعرفت" (۱۹۲۱ء) "سعید جبیں' رضی اللہ تعالیٰ عنہ" (۱۹۲۱ء)

"اصلاح کار جہاں' مجدد ماتہ حاضرہ" (۱۹۲۱ء) "خیر خواہ امت حبیب الہ" (۱۹۲۱ء)

"خوبی باغ فکر" (۱۹۲۱ء) "مطلع حق کار خشندہ آفتاب" (۱۹۲۱ء)

"موضوع دنیائے فکر و تحقیق" (۱۹۲۱ء) "عظمت ہدایت' کمال" (۱۹۲۱ء)

"غازہ رخ بزم جہاں" (۱۹۲۱ء) "طغیان مشتاقی" (۱۹۲۱ء)

"اجتماع خصوصیات علم و بیان" (۱۹۲۱ء) "بہار باغ سخن" (۱۹۲۱ء)

"زمزمہ تقدیس الوہیت و ادب رسالت محمد" (۱۹۲۱ء) "متاع عظمت" (۱۹۲۱ء)

"نبیل خازن رشد و ہدایت" (۱۹۲۱ء) "اعلیٰ حضرت شہ فلک ادب" (۱۹۲۱ء)

Marfat.com

"فخر روزگار داعی حدیث" (۱۹۲۱ء) "لب جاں بخش زمن" (۱۹۲۱ء)
"مولانا احمد رضا خان بے باک مجاہد" (۱۹۲۱ء) "ذخیرہ شوق" (۱۹۲۱ء)
"محب منہاج محمد گفتار میں کردار میں اللہ کی برہان" (۱۹۲۱ء)
"سیل روشنی، صبح درخشاں" (۱۹۲۱ء) "وجاہت غوث" (۱۹۲۱ء)
"تحقیق و تدبر کا نقش حسین و بدیع" (۱۹۲۱ء) "چراغ راہ الفت" (۱۹۲۱ء)
"عظمت و شان نبی" (۱۹۲۱ء) "والہ محبوب، سردار ارباب نظر" (۱۹۲۱ء)
"علم کا روشن چراغ" (۱۹۲۱ء) "وہ والہ ماہ طیبہ، خلد میں پہنچا رضا" (۱۹۲۱ء)
"والہ محبوب احمد رضا تیرے لیے امان ہے" (۱۹۲۱ء)

مادہ ہائے قیام پاکستان

دو قومی نظریہ کے سلسلے میں اعلیٰ حضرت محدث بریلوی علیہ الرحمتہ کی خدمات اظہر من الشمس ہیں۔ راقم نے اپنے مقالے "احمد رضا محدث بریلوی اور تحریک پاکستان" میں اس موضوع پر سیر حاصل بحث کی ہے۔ یہ مقالہ حال ہی میں رضا اکیڈمی لاہور نے شائع کیا ہے تفصیل کے لئے اس کا مطالعہ کیجئے۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمتہ کے وصال کے بعد آپ کے خلفاء و تلامذہ نے "دو قومی نظریہ" کو عملی جامہ پہنایا، جس کے نتیجہ میں ۱۳۶۶ھ / ۱۹۴۷ء کو "پاکستان" معرض وجود میں آیا۔ اسی مناسبت سے طارق رضا نے قیام پاکستان کے بھی ایمان افروز مادے نکالے ہیں۔ مثلاً قرارداد پاکستان کا مادہ "بزم فیض رضا" (۱۹۴۰ء) اور قیام پاکستان کے مادے

○ "جہان شاہ رضا" (۱۳۶۶ھ) ○ "باب فیضان رضا" (۱۹۴۷ء)

Marfat.com

حرف آخر

قارئین کرام! طارق رضا نے اعلیٰ حضرت محدث بریلوی علیہ الرحمتہ کے بارے میں صرف یہی مادے نہیں نکالے بلکہ یہ تو صرف ایک جھلک دکھائی گئی ہے' یہاں صرف ان مادوں کو زیر بحث لایا گیا ہے جو طارق رضا' راقم کو وقتاً فوقتاً" عنایت فرماتے رہے۔ آپ نے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمتہ کے خلفاء و تلامذہ اور معاصرین کے بارے میں بھی نہایت ہی شاندار قطعات اور مادے استخراج کئے ہیں۔ اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمتہ پر لکھی گئی کتابوں اور مقالات پر بھی قطعات اور مادوں کا گراں قدر ذخیرہ موجود ہے۔ اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمتہ کے بارے میں بھی مادوں کی آمد ہنوز جاری ہے۔ مجھے اعتراف ہے کہ پیش نظر مقالے میں تمام مادوں کو احاطہ تحریر میں نہیں لایا گیا' اگر زندگی نے وفا کی تو آئندہ کبھی اس کمی کو پورا کرنے کی کوشش کروں گا۔ ان شاء اللہ "محبان رضا" کی خدمت میں گزارش ہے کہ میرے ممدوح طارق رضا کی سلامت باکرامت کے لئے ہمیشہ دعاگو رہیں۔ راقم کے لئے بھی دعاگو رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب ﷺ کے طفیل ہمیشہ "جہاد بالقلم" میں مشغول رکھے اور اس فقیر کی کوشش ناتمام کو بارگاہ مصطفیٰ ﷺ میں شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین! ثم آمین! بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ واصحابہ اجمعین

Marfat.com

"پاک قطعۂ تاریخ"

۱۴۱۸ھ

"امام الوقت رضا بہ زبان طارق"

۱۹۹۷ء

"مولف نیک نام جناب سید صابر حسین شاہ بخاری"

۱۹۹۷ء

آپ نے شان رضا میں جو لکھے اے طارق
ہیں یہ سب درثمیں مادہ ہائے تاریخ
یوں تو تاریخیں کئی ہم نے بھی، لکھیں لیکن
وہ بھی اس جیسی نہیں مادہ ہائے تاریخ
جگمگاتے ہی رہیں گے یہ جہاں بھر میں مدام
فرش تا عرش بریں مادہ ہائے تاریخ
قابل قدر ہے دنیائے ادب میں بے شک
آپ کی فکر حسیں مادہ ہائے تاریخ
اہل سنت پہ کیا آپ نے احسان عظیم
ان کے دل کے ہیں قریں مادہ ہائے تاریخ
اعلیٰ حضرت کا اسے فیض محبت کہئے
بن گئے نور یقیں مادہ ہائے تاریخ
اس کی توصیف ہو کیا اس کے سوا اے صابر
"بے بہا مثل نگیں مادہ ہائے تاریخ"

۱۹۹۷ء

صابر براری (کراچی)

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چودھویں صدی ہجری

کے عظیم عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم الشاہ امام احمد رضا خان بریلوی

رحمہ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ اعظم شیخ الاسلام والمسلمین حضرت الحاج

شیخ ضیاء الدین احمد مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ کی حیاتِ مبارکہ

پر ایک مستند اور جامع دستاویز

ضیائے مدینہ

مُرتّبہ

حافظ محمد طاہر رضا قادری زیدمجدہٗ

نہایت خوبصورت ڈائی دار جلد —— صفحات ۶۵۶

رضا دارالاشاعت لاہور پاکستان

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چودھویں صدی ہجری

کے عظیم عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم الشاہ امام احمد رضا خان بریلوی

رحمہ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ اعظم شیخ الاسلام والمسلمین حضرت الحاج

شیخ ضیاء الدین احمد مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ کی حیاتِ مبارکہ

پر ایک مستند اور جامع دستاویز

ضیائے مدینہ

کتبہ سیالوی

مرتبہ

حافظ محمد طاہر رضا قادری زید مجدہٗ

نہایت خوبصورت ڈائی دار جلد ——— صفحات ۶۵۶

رضا دار الاشاعت لاہور پاکستان

Marfat.com